سلسلہ نمبر ۲۳

قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا قوا انفسکم واہلیکم نارا

ترجمہ: اے مسلمانو اپنے آپ کو اور اپنے بال بچوں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ

رسالہ

خدا کی نیک بندیاں

مرتبہ
احمد علی عفی عنہ

الناشر شعبۃ التالیف والاشاعۃ لانجمن خدام الدین
دروازہ شیرانوالہ لاہور
محرم ۱۳۶۹ھ
مطبوعہ الیکٹرک پریس لاہور میں باہتمام حاجی برکت علی منیجر طبع ہوا
بار ششم
ایک ہزار

مقامی حضرات دفتر انجمن سے مفت لے سکتے ہیں

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

اما بعد

تمہید

مسلمان بہنو۔ ہمارا خدا وہ ہے۔ جس نے مٹی سے انسان بنایا۔ ہمارے لئے آسمان سے مینہ برسایا۔ اس سے ہمارے کھانے کے لئے ہزاروں قسم کے میوہ جات سینکڑوں قسم کی ترکاریاں۔ بیسیوں قسم کے اناج پیدا کئے۔ ہماری خدمت کیلئے قسما قسم کے جانور پیدا کئے۔ کسی سے بوجھ اٹھواتے ہیں۔ کسی سے ہل چلواتے ہیں۔ کسی کا دودھ پیتے ہیں۔ کسی کا گوشت کھاتے ہیں۔ اگر خدا تعالےٰ کی نعمتوں کو گننے بیٹھیں تو حساب و شمار سے باہر ہیں۔

ALMARIFAT

محسن کی قدر

میری بہنو- ہم دیکھتے ہیں- کہ حیوانات میں محسن کی قدر کا جذبہ پایا جاتا ہے- کتا جس مالک کے دروازہ سے روکھا سوکھا ٹکڑہ کھاتا ہے- جب مالک گھر آئے تو دُم ہلاتا ہؤا اُس کے قدموں پر سر جھکاتا ہے- بلی جس گھر میں پالی جاتی ہے- وہ اُس گھر والوں کے پاؤں میں پھرتی ہے- اور کبھی کسی کی- کبھی کسی کی گود میں پیار اور لاڈ سے جا بیٹھتی ہے +

ایک سوال

میری بہنو- جب حیوانات میں یہ جذبہ پایا جاتا ہے- تو بتاؤ کیا انسان اِس جذبہ سے خالی ہے- ہرگز نہیں- تو پھر اُس بے انتہا احسان کرنے والے خدا تعالےٰ کا شکریہ بھی انسان کے ذمہ واجب ہے یا نہ +

جواب

ہر عقلمند بہن یہی جواب دیگی- کہ واقعی ایسے محسن مالک رحیم اور کریم کا شکریہ بجا لانا ہمارے ذمہ ضروری ہے

شکر ادا کرنے کا طریقہ

میری بہنو- شکر ادا کرنے کا طریقہ وُہی بہتر ہو سکتا ہے- جسے ہمارا محسن حقیقی جلّ شانہٗ پسند کرے- مثلاً اگر

ہم کسی پیارے عزیز کو عمدہ اور لذیذ کھانا کھلانا چاہتے ہیں۔ تو مناسب یہی ہے۔ کہ اس سے پوچھ لیں۔ کونسی چیز اُسے مرغوب ہے۔ ممکن ہے۔ جس چیز کو ہم نے اپنی طبیعت کے لحاظ سے مرغوب سمجھکر پکایا۔ اُسے اس چیز سے انتہائی نفرت ہو۔ مثلاً بعض لوگوں کے لئے مچھلی نہایت مرغوب غذا ہے۔ اور بعض لوگوں کو اس سے انتہائی نفرت ہے۔ علیٰ ہذالقیاس رب العالمین کا شکر بجا لانے کے لئے اسی سے دریافت کرنا چاہیئے۔

بہترین طریقۂ شکر سکھانیکا استاد

ایک انسان دوسرے انسان کے دل کی بات کو نہیں سمجھ سکتا۔ جب تک کہ وہ خود نہ بتائے۔ اسی طرح جبتک ہمارا آقائے حقیقی خدائے قدوس خود نہ بتائے۔ ہم اسکی مرضی کو معلوم نہیں کر سکتے۔ اس کی مرضی بتانے کے لئے ہمیشہ مختلف زمانوں میں مختلف استاد آتے رہے۔ جن کو اصطلاحِ شریعت میں نبی کہا جاتا ہے۔ ان نبیوں کی تعداد بعض کتابوں میں ایک لاکھ چوبیس ہزار تک آئی ہے۔ ان نبیوں میں سب سے آخری نبی ہمارے نبی کریم سردارِ دو جہاں

سیدالمرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسّلام ہیں۔ آپ کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں آئیگا۔ اللہ تعالےٰ کی مرضی معلوم کرنے کے لیئے ان سے بہتر اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ ان کے دامنگیر ہوئے بغیر مرضی مولیٰ معلوم کرنا ناممکن ہے +

تنبیہ

میری بہنو۔ لڑکی کا کسی اعلےٰ خاندان میں سے ہونا۔ یا امورِ خانہ داری میں اعلےٰ درجہ کی سلیقہ شعار ہونا یا اپنے فضل و کمالِ ظاہری سے اپنی ہمجولیوں میں عزت پانا۔ خدا تعالےٰ کی نظر میں یہ سب چیزیں ہیچ ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا اِلٰی اَمْوَالِکُمْ وَ لٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ۔

ترجمہ: بے شک اللہ تعالےٰ تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا۔ اور نہ تمہارے مالوں کو دیکھتا ہے۔ بلکہ وہ تو تمہارے دلوں اور عملوں کو دیکھتا ہے +

یعنے اگر تمہارے دل میں خوف خدا نہیں۔ اور اُسکی محبت کے آثار نہیں۔ اور تمہارے عملوں میں اُسکی بندگی کا حق ادا کرنے کا ثبوت نہیں ملتا۔ تو اللہ تعالےٰ کے ہاں تمہاری کوئی قدر و قیمت نہیں ہے +

ایک مثال

یہ یاد رکھو۔جس طرح دنیا کے بادشاہ کسی کی خوبصورتی کا لحاظ نہیں کرتے۔کسی کی خاندانیت کا لحاظ نہیں کرتے۔کسی کے مالدار ہونے کی پروا نہیں کرتے۔ بلکہ جو مرد یا عورت اُن کے قانون کی خلاف ورزی کرے۔ اُسے جیل میں ڈال دیتے ہیں۔بلکہ ایسا بھی اکثر ہوتا ہے۔کہ باپ بادشاہ کا وفادار ہونے کے لحاظ سے کسی معزّز عہدے پر ممتاز ہے۔اور بیٹا باغی ہونے کی وجہ سے پھانسی کے تختہ پر لٹکایا جا رہا ہے۔اور بعض اوقات بیٹا وفاشعار ہے۔اور باپ باغی ہے۔ تو بیٹا انعام و اکرام شاہی سے سرفراز ہے۔اور باپ تختہ دار سے ہم کنار ہے۔بعینہٖ اسی طرح خدا تعالےٰ کی بارگاہ میں ہے۔ وہاں کسی کی صورت۔خاندانیت۔اور دولت وغیرہ موجبِ نجات نہیں وہاں فقط قانونِ الٰہی سے وفاداری کا حق ادا کرنا ہی باعثِ عزت ہے۔

نتیجہ

میری بہنو۔گذشتہ تحریر کا نتیجہ یہ نکلا۔کہ اگر تم چاہتی ہو۔کہ احکم الحاکمین خدائے قدوس وحدہٗ لاشریک لہٗ کی

ALMARIFAT

نگاہ میں تمہیں عزت نصیب ہو۔ اور عذاب الٰہی (دوزخ) سے بچو۔ تو اس کا فقط ایک ہی راستہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے نازل کردہ قانون یعنی قرآن حکیم کی خلاف ورزی نہ کرو۔ اور اس کا مطلب سمجھنے کے لئے سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کو بطورِ شرحِ قرآن کام میں لاؤ +

اس مختصر سے رسالہ کی غرض

میری بہنو۔ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا شکر ادا نہیں ہوسکتا۔ کہ اس نے اس عاجز (احمدؒ علی عفی عنہ) کی قلم سے محض اپنے فضل و کرم سے اب تک بتیس ۳۲ رسالے مختلف مضامین پر مسلمانوں کو پیغام ربانی پہنچانے کے لئے لکھوائے۔ اور فدایانِ دینِ الٰہی کی ایک چھوٹی سی جماعت (انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور) کی کمائی سے چھ لاکھ چورانوے ۹۴ ہزار کی تعداد میں اس وقت ذیقعد ۱۳۶۴ھ تک مفت شائع کرائے۔ والحمد للہ ([illegible] یہ رسالہ جات ... ۲۵ ہزار نسخہ جاتِ تفسیر کے [illegible] ہیں۔ والحمد للہ) مگر ان تمام رسالوں میں عام مسلمانوں کی اصلاح کا خیال رکھا گیا ہے۔ اپنی مسلمان بہنوں کی

خدمت میں پیغام ربانی پہنچانے کا خاص طور پر خیال نہیں کیا گیا۔ یہ پہلا رسالہ ہے جو اس غرض سے لکھا جا رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ اِسے قبول فرمائے۔ اور اِس میں حصہ لینے والوں کی نجاتِ آخرت کا ذریعہ بنائے۔ آمین ثم آمین ؛

مضامین کا اجمالی خاکہ

اس مختصر سے رسالہ میں قرآنِ حکیم کی فقط ایک آیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فقط ایک حدیث کی شرح عرض کی جائیگی ؛

آیۃ القرآن

قولہ تعالےٰ ۔ اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ؁ (سورۃ الاحزاب رکوع ۵ پارہ نمبر ۲۲)

ترجمہ ۔ اسلام لانے والے اور اسلام لانے والیاں اور ایمان لانے والے اور ایمان لانے والیاں اور فرمانبرداری کرنے والے اور فرمانبرداری کرنے والیاں اور سچ بولنے والے اور سچ بولنے والیاں ۔ اور

صبر کرنے والے اور صبر کرنے والیاں۔ اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزہ رکھنے والے اور روزہ رکھنے والیاں۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنیوالے اور حفاظت کرنیوالیاں اور خدا تعالیٰ کی بہت یاد کرنے والے اور بہت یاد کرنے والیاں ان سب کے لئے اللہ تعالےٰ نے بخشش اور بڑا اجر تیار کر رکھا ہے +

شانِ نزول

اُمِّ عمارہ انصاریہؓ سے روایت ہے۔ وُہ کہتی ہیں۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی۔ میں نے عرض کی۔ مجھے تعجّب ہے۔ ہر چیز مردوں کے حق میں نازل ہوتی دیکھتی ہوں۔ اور میں نہیں دیکھتی۔ کہ عورتوں کا ذکر بھی کسی حکم میں آیا ہو اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ (ترمذی شریف)

وعدۂ بخشش کی دس شرطیں

میری بہنو! گذشتہ آیت میں اللہ تعالےٰ نے مردوں اور عورتوں دونو کا ذکر فرمایا ہے۔ مگر ہمیں اس رسالہ میں چونکہ فقط مسلمان بہنوں سے پیغامِ حق عرض کرنا ہے۔ اس لئے انہی کو مخاطب کر کے تفصیل عرض کی جائیگی۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے عورتوں

کی بخشش اور اُن کے لئے بہت بڑے اجر کا وعدہ دس شرطوں پر کیا گیا ہے۔ اسلام۔ ایمان۔ قنوت۔ صدق۔ صبر۔ خشوع۔ تصدق۔ صوم۔ حفظ الفروج اور کثرت ذکر الٰہی۔

ہر ایک کی تفصیل

(۱) اسلام

اسلامی شریعت جو حکم دے۔ اس پہ عمل کر کے دکھانا اسلام ہے۔ مثلاً شریعت کہتی ہے۔

(۱) کہ زبان سے لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پڑھو۔ تو پڑھیں

(۲) پانچ وقت نماز .... پڑھو۔ تو پڑھیں

(۳) جب رمضان شریف آئے۔ روزہ رکھو۔ تو رکھیں

(۴) سال کے بعد سونا چاندی وغیرہ کی زکوٰۃ دو۔ تو دیں۔

(۵) تمہارے پاس سفر حج کے لئے روپیہ کافی موجود ہے تو ... حج کرو۔ تو حج کریں۔

(۲) ایمان

فقط ظاہری احکام کا بجا لانا بارگاہ الٰہی میں مقبول ہونے کے لئے کافی نہیں ہے۔ جب تک کہ دل سے ان چیزوں کو سچا نہ جانے۔ جن کے متعلق اسلام دل کی تصدیق چاہتا ہے۔ مثلاً خدا تعالےٰ ایک ہے۔ اور وہ

حیؔ - قدیر - مرید - علیم - سمیع - بصیر - کلیم ہے - ان صفات کے یہ معنی ہیں - زندہ - قدرت والا - ارادہ کرنے والا - جاننے والا - سننے والا - دیکھنے والا - بولنے والا - اسکے فرشتوں کا ہونا حق ہے پہلے سارے نبی اور ہمارے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سچے پیغمبر ہیں - پہلی ساری کتابیں جو آسمان سے نازل ہوئیں - وہ سچی تھیں - اور قرآن حکیم جو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا - وہ حق ہے - اور ہر چیز نیک و بد کی تقدیر اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہوتی ہے - اور مرنے کے بعد اُٹھنا اور حساب و کتاب ہونا یقینی ہے ؛

(۳) قنوت

قُنوت کے معنی مطلق فرمانبرداری بھی ہے - اور قُنوت کے معنی اخلاص بھی ہے - یہاں اس آیت میں مراد اخلاص ہے - اگر ایک عورت دل سے اسلام کی ساری باتوں کو سچّا مانتی ہے - اور ظاہری احکام کو بھی بجا لاتی ہے - لیکن ظاہری احکام بجا لانے میں اخلاص نہیں ہے - تو بھی بارگاہ الٰہی میں مقبول نہیں ہونگے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے - سب سے زیادہ خطرہ مجھے اپنی اُمت کے متعلق جس چیز کا ہے - وُہ شرک اصغر (چھوٹا شرک) ہے - لوگوں نے عرض کی - یا رسول اللہ

چھوٹے شرک سے آپ کی کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا رِیاء یعنی لوگوں کے دِکھلاوے کے لئے کوئی کام کرنا۔

(۴) صدق

اللہ تعالےٰ کی مقبول بندیوں کی چوتھی صفت سچ بولنا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ ایک آدمی جھوٹ بولتا ہے۔ اور جھوٹ بولتے بولتے یہاں تک نوبت پہنچتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں اُسے جھوٹوں کی فہرست میں شمار کیا جاتا ہے۔

میری بہنو! خدا تعالےٰ سے ڈرو۔ عورتوں میں اکثر جھوٹ بولنے کی عادت ہوتی ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ محض جھوٹ بولنے کی وجہ سے جھوٹی عورتوں کی فہرست میں تمہارا نام لکھ دیا جائے۔ اور نیکیاں ساری برباد ہو جائیں۔

(۵) صبر

اللہ تعالےٰ کی مقبول بندیوں کی پانچویں صفت صبر ہے مطلب اس کا یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو حکم ملے۔ اس پر ہمت سے عمل کرنا۔ خواہ وُہ حکم کسی کام کے کرنے کے متعلق ہو۔ یا کسی چیز سے روکنے کے متعلق ہو۔ طبیعت اس کام سے خوش ہو۔ یا ناخوش ہو

(۶) خشوع

بارگاہِ خداوندی میں نیک بیبیوں کی چھٹی صفت عاجزی کرنا ہے۔ دل سے بھی اللہ تعالےٰ کے روبرو عاجزی کرتی ہیں۔ اور ظاہری اعضاء سے بھی اپنی عاجزی کا اظہار کرتی ہیں۔ مثلاً زبان سے عاجزی کے الفاظ کہتی ہیں۔ اے اللہ تو ہمارا مالک ہے۔ ہم تیرے غلام ہیں تجھے سب طاقتیں ہیں۔ اور ہم عاجز بندے ہیں۔ علاوہ اس کے اللہ تعالےٰ کے روبرو ہاتھ پھیلا کر عاجزی سے دعا مانگتی ہیں۔ جس طرح کوئی گدا کسی سخی کے آگے ہاتھ جوڑتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ کہ جب بندہ اللہ تعالےٰ کے سامنے ہاتھ پھیلائے۔ تو اللہ تعالےٰ کو شرم آتی ہے۔ کہ اُسے خالی لوٹائے۔ باقی اعضاء کی عاجزی نماز میں رکوع اور سجدہ کرنے سے ادا ہو جاتی ہے ؂

(۷) صدقہ

دربارِ الٰہی میں مقبول بندیوں کی ساتویں صفت خیرات کرنا ہے۔ انسان کو دو چیزیں زیادہ پیاری معلوم ہوتی ہیں۔ جان اور مال۔ اللہ تعالےٰ کی پیاری بندیاں جسطرح اپنی جان کو تکلیف میں ڈالکر (مثلاً سردیوں میں ٹھنڈے

پانی سے وضو کر کے نماز پڑھنا۔ گرمی کی راتوں میں دیر سے سو کر صبح سویرے باوجودیکہ جی نہ چاہتا ہو۔ لیکن خوفِ خدا سے مجبور ہو کر میٹھی نیند سے اُٹھنا۔ اور نماز ادا کرنا وغیرہ خدا تعالےٰ کو راضی کرنیکی کوشش کرتی ہیں۔ اسی طرح وہ اپنا پیارا مال (جسے راہ خدا میں خرچ کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ وہاں نام و نمود کے لئے شیطانی راستہ میں انسان بآسانی خرچ کر دیتا ہے) طبیعت کو مجبور کر کے خرچ کرتی ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی رضاء حاصل کرتی ہیں۔ عورتوں کی عادت ہے۔ کہ برادری میں بیاہ شادی کی رسموں پر بھاجیوں میں بیسیوں روپیہ خرچ کر دیتی ہیں۔ لیکن کسی بیوہ بہن یا یتیم بچے یا کسی دین کے کام میں چندے کے لئے کہا جائے۔ تو چار پیسے خرچ کرنا بھی بار خیال کرتی ہیں +

نیک بہنو! بھاجیوں میں نام و نمود کے طور پر خرچ کرنے سے سوائے نقصان اور قیامت کے دن سوائے افسوس کے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ اگر چاہتی ہو کہ مال خرچ کرنا تمہارے کام آئے۔ تو نیکی کے کاموں میں خرچ کیا کرو +

حدیث شریف میں آیا ہے۔ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصہ

کو اس طرح بجھا دیتا ہے۔ جس طرح پانی آگ کو۔

(۸) صوم

خدا تعالےٰ کی بارگاہ میں بخشش کی حقدار عورتوں کی آٹھویں علامت روزہ رکھنا ہے۔

میری بہنو! آپ جانتی ہیں۔ کہ دنیا کے سارے دھندے پیٹ پالنے کے لئے ہیں۔ اور پیٹ بھرنے کا دھندہ ہی صبح سے لیکر شام تک عورتوں کو مصروف رکھتا ہے صبح سویرے اٹھیں۔ سارے گھر کے ناشتہ کی فکر کی اس سے فارغ ہوئیں۔ تو دوپہر کے کھانے کی فکر دامنگیر ہوئی۔ اس سے فارغ ہوئیں۔ تو رات کے کھانے پینے کی فکر شروع ہوئی۔ اسی طرح ساری عمر ہوتا رہا۔ حتیٰ کہ حضرت عزرائیل علیہ السلام موت کا پروانہ لیکر سر پر آکھڑے ہوئے۔ اور چل بسیں۔ یاد الٰہی کے لئے وقت ہی نہیں ملا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے سال میں ایک مہینہ تمہیں خالی کر دیا ہے۔ تاکہ کھانے پینے کا قصہ رات کو سمیٹ سماٹ لیا کرو۔ اور رات کو بال بچوں سے فراغت پاکر یاد الٰہی میں مصروف رہا کرو۔ اور دن کو یاد الٰہی کے لئے کافی سے زائد وقت تمہارے پاس بچ جائیگا۔ بڑوں کو تو کھانا کھانا ہی نہیں۔ اور

چھوٹے بچوں کو سحور کا بچا کھچا کھلا دو۔ اور گیارہ ماہ میں یاد الٰہی میں جو کسر باقی رہ گئی ہو ۔ وہ اس رحمت کے مہینہ میں پوری کر لو۔ اس مہینہ میں نفل پڑھو گی تو دوسرے مہینوں کے فرض کے برابر درجہ ملیگا۔ اور اگر فرض ادا کرو گی۔ تو دوسرے مہینوں کے ستّر فرض کے برابر ثواب ملیگا +

فضیلت ماہِ رمضان۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے۔ درآنحالیکہ وہ ایماندار تھا۔ اور اللہ تعالےٰ سے ثواب حاصل کرنے کی نیت سے رکھے۔ تو اُس کے پہلے سارے گناہ معاف کر دیئے جائینگے۔ اور جس شخص نے رمضان کی راتوں میں اللہ تعالےٰ کی عبادت کی۔ درآنحالیکہ وہ ایماندار تھا۔ اور اللہ تعالےٰ سے ثواب حاصل کرنے کی خاطر عبادت کی۔ تو اُس کے پہلے سارے گناہ بخش دیئے جائینگے +

بہنو! اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ تمہیں ان نیک کاموں کی توفیق دے۔ اور عذابِ الٰہی سے بچائے۔ آمین +

(۹) حفظِ الفروج

خدا تعالےٰ کی نیک بندیوں کی نویں علامت پاکدامن ہونا

ہے۔ پاکدامن عورت اپنے گھر۔ سارے خاندان۔ بلکہ سارے شہر کے باشندوں کی نگاہ میں عزت سے دیکھی جاتی ہے۔ خواہ وہ ہندو ہوں۔ یا مسلمان۔ سکھ ہوں یا عیسائی اور بدچلن عورت کو ہر شخص حقارت اور ذلت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ ہر شخص اسے بے حیا۔ بدمعاش کمینی اور لچی خیال کرتا ہے۔ یہ تو دنیا کی ذلت ہے۔ آخرت کی سزا ملاحظہ ہو۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس جہان کی سیر کی۔ وہاں دیکھا۔ کہ آگ کا ایک تنور ہے اُس میں ننگے مرد اور عورتیں جل رہی ہیں۔ اس تنور میں اُبال آتا ہے۔ تو وہ اُوپر آجاتے ہیں۔ جب تنور کے منہ کے قریب آتے ہیں۔ تو پھر وہ ابال نیچے چلا جاتا ہے۔ آپ نے پوچھا۔ یہ کون لوگ ہیں۔ فرشتے نے عرض کی کہ یہ زناکار ہیں۔

اے اللہ۔ تو اپنے فضل و کرم سے تمام مسلمان بہنوں کو دُنیا اور آخرت کی اس ذلت سے بچا۔ آمین! ثم آمین!

(۱۰) کثرتِ ذکرِ الٰہی

اللہ تعالیٰ کی نیک بندیوں کی دسویں علامت اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ یاد کرنا ہے۔ بہت زیادہ یادِ الٰہی

کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اُٹھتے بیٹھتے لیٹے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ط ایسے کلمات کا ورد کرتی رہتی ہیں۔ خواہ سارے کلمات پڑھیں۔ یا ان میں سے کسی ایک کلمے کا ورد کریں یا قرآن شریف اُٹھتے بیٹھتے پڑھیں۔ یا دین کی کتابوں کا زیادہ مطالعہ کریں۔

یاد دہانی

مضامین کے متعلق پہلے عرض کی گئی تھی۔ کہ ایک آیت اور ایک حدیث شریف کا مضمون اس رسالے میں عرض کیا جائیگا۔ چنانچہ آیت کا مضمون تو عرض کر دیا گیا ہے اب حدیث شریف عرض کی جاتی ہے۔

حدیث شریف

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ وَالْاَمِیْرُ رَاعٍ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَالْمَرْاَۃُ رَاعِیَۃٌ عَلٰی بَیْتِ زَوْجِھَا وَوَلَدِہٖ فَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ (بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۱۰۵۳)

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک محافظ ہے اور ہر ایک سے اپنی رعایا کے متعلق باز پرس ہوگی بادشاہ محافظ ہے اور خاوند اپنے گھر والوں پر محافظ ہے اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اسکے بچوں پر محافظ ہے پس ہر ایک تم میں سے محافظ ہے اور ہر ایک سے اپنی رعایا کے متعلق باز پرس ہوگی۔

عورتوں سے خطاب

چونکہ اس رسالے میں اپنی مسلمان بہنوں سے خطاب ہے۔ اس لئے گذشتہ حدیث شریف میں سے فقط اتنے حصہ کی تشریح کی جائیگی۔ جتنے کا تعلق عورتوں سے ہے اور وہ یہ ہے "عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کے بچوں پر محافظ ہے"۔

تشریح

مرد کی تین چیزیں عورت کے سپرد ہیں۔ عزت۔ مال اور اولاد

حفاظتِ عزت

عزت کی حفاظت کا یہ طریقہ ہے۔ کہ اس کی اجازت کے سوا کسی کو گھر میں نہ آنے دے۔ اور جس شخص سے بات کرنے میں مرد ناراض ہوتا ہے۔ اس سے بات نہ کرے۔ جس کے گھر جانے سے مرد روکتا ہے۔ وہاں نہ جائے ایسا نہ ہو۔ کہ مرد تو دفتر۔ کارخانے یا دکان پر جائے۔ اور عورت برقعہ اوڑھ کر سیر کرنے کے لئے ادھر اُدھر چلی جائے۔ ایسا کرنا خیانت ہے۔ اور یقیناً گناہ ہے بارگاہِ الٰہی سے اس کی سزا ملیگی ؛

خاوند کی فرمانبرداری کا نتیجہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس عورت نے پانچ وقت کی نماز ادا کی۔ اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی۔ اور اپنے خاوند کی فرمانبردار رہی۔ وہ عورت بہشت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے۔

حفاظتِ مال

مرد جو مال کما کر لاتا ہے۔ عورت کے پاس وہ بطور امانت ہے۔ عورت کا فرض ہے۔ کہ مرد کی امانت اسکی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے۔ مثلاً بعض عورتوں کی عادت ہوتی ہے۔ کہ اگر اس کے اپنے رشتہ دار آجائیں۔ تو دودھ، ملائی، پھل، حلوہ، گوشت، سیویاں اور پلاؤ وغیرہ دل کھول کر پکاتی اور کھلاتی ہیں۔ حالانکہ مرد انہیں خوشامد اور اس فضولخرچی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے ایسا کرنا خیانت ہے۔ کھلانے والی گنہگار اور کھانا شرعاً حرام ہے۔ اور اگر کھانے والیوں کو اس ناراضگی کا علم ہے۔ تو وہ گنہگار اور عند اللہ مستحق سزا ہیں۔ یا مثلاً بعض عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ اعلیٰ اور قیمتی کپڑے پہننا چاہتی ہیں۔ مرد تو ایسے کپڑے خرید کر کے

لا نہیں دیتا۔ اب گلی کوچے میں کپڑہ بیچنے والوں سے خود بھاؤ بھیرا کر خرید کر لیتی ہیں۔ وہ گویا مرد کے مال کو اس کی مرضی کے خلاف خرچ کر کے عنداللہ مجرم بنتی ہیں۔

تنبیہ

مسلمان بہنو! یاد رکھو۔ مرد کی مرضی کے بغیر اس کے مال سے کپڑا خرید کر اور پہن کر عبادت بھی کرو گی۔ تو قبول نہیں ہوگی۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ قیامت کے دن شاہنشاہ کی عدالت میں یہ سوال ہوگا۔ کہ جو روپیہ تمہارے پاس آیا تھا۔ وہ تم نے کہاں کہاں خرچ کیا؟

حفاظتِ اولاد

مرد چونکہ بال بچوں کی ضروریات کی فکر میں کمانے کے لئے باہر چلا جاتا ہے۔ اور اولاد گھر میں ماں کے پاس رہتی ہے۔ ماں جس طرح چاہے بچوں کی تربیت کرے۔ ماں اگر نیک بخت ہے جھوٹ نہیں بولتی۔ گلہ نہیں کرتی اور گلہ کرنے والیوں کو برا سمجھتی ہے۔ نماز کی پابند ہے۔ نماز نہ پڑھنے والیوں کو برا خیال کرتی ہے۔ روزہ باقاعدہ رکھتی ہے۔ اور روزہ نہ رکھنے والیوں کو خدا تعالیٰ کی نافرمان سمجھتی ہے۔ قرآن حکیم کی تلاوت کرتی ہے۔ گالی گلوچ

نہیں دیتی - تو بچوں اور بچیوں کے اندر بھی اسی قسم کے اوصاف حمیدہ پیدا ہو جاتے ہیں - اور اگر ماں جھوٹی - گلہ کرنیوالی - بد زبان - فضول خرچ اور بے دین ہے - تو بچوں کے اندر بھی یہی بُری صفتیں پیدا ہونگی - اور یہ بچپن کی برائیاں اخیر عمر تک رہینگی - جن کے نتائج دنیا اور آخرۃ میں اُنہیں بھگتنے پڑینگے - اور یہ سب نالائق ماں کا بیج بویا ہُوا ہوگا - علاوہ اس کے ایک بہت بڑی غلطی عورتوں میں یہ ہے - کہ وہ اپنے فرائض کو نہیں سمجھتیں خاص کر یہ غلطی لڑکیوں کے متعلق ان سے زیادہ واقع ہوتی ہے - وہ یہ خیال کرتی ہیں کہ بیٹی کو کھلانے پلانے عمدہ کپڑے پہنانے اور بیمار ہو جائے - تو سمجھدار حکیم یا ڈاکٹر کو فیس دیکر دوا کرانے اور پال پوس کر جب گھر سنبھالنے کے قابل ہو جائے - تو شادی کر دینے سے ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا - اس بات کا مطلق خیال نہیں آتا - کہ بچیوں کو اُس خدا تعالیٰ کی پہچان کرائیں - جس نے انہیں پیدا کیا اُس کی بندگی کا حق ادا کرنے کی تلقین کریں - انہیں سمجھائیں - کہ بیٹی! تمہیں خدا تعالیٰ نے اپنی یاد کے لئے پیدا کیا ہے - دنیا کی زندگی چند روزہ ہے - مرنے کے بعد تم ایک دوسرے جہان میں جاؤ گی - اگر یہاں

سے نیکیاں کرکے جاؤگی۔ تو وہاں آرام پاؤگی۔ اور برائیاں کیں۔ تو احکم الحاکمین کے دربار میں ندامت اُٹھاؤگی۔ اور سزا پاؤگی۔ لہذا دنیا میں فقط عمدہ کھانا کھلانے قیمتی اور نفیس لباس پہننے اور بناؤ سنگھار کرنے میں زندگی برباد نہ کرنا۔ اپنے متعلقین کی ضروری خدمات سے فارغ ہوکر ہمیشہ زندگی کے اصل مقصد میں مصروف رہنا مسلمان بہنو! یاد رکھو۔ قیامت کے دن تمہیں اللہ تعالےٰ کے رو برو ان باتوں کا جواب دینا ہوگا۔

آخری درخواست

مسلمان بہنو! خدائے قدوس وحدہٗ لاشریک لہٗ کا فرمان اور سیدالمرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام عربی زبان میں تھا۔ اس عاجز نے اردو زبان میں لکھ کر آپکی خدمت میں عرض کر دیا ہے۔ اس پر عمل کرکے دنیا سے جاؤ اور بارگاہ الٰہی سے عزت پاؤ۔

تنبیہ

ورنہ یاد رکھو۔ قیامت کے دن تم اللہ تعالےٰ کے رو برو یہ عُذر نہیں پیش کرسکوگی۔ کہ ہم نے تیرے فرمان کا مطلب نہیں سمجھا تھا۔ اس لئے عمل نہیں کیا۔

دُعاءِ خاتمہ

اے اللہ تو اپنے فضل و کرم سے ہماری مسلمان بہنو کو ان نیکیوں کی سمجھ اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ انہیں اپنی نیک بندیوں میں شامل فرما۔ انہیں گناہوں سے پاک کر کے دُنیا سے اٹھا۔ عذاب قبر سے بچا۔ عذاب حشر سے بچا عذاب جہنم سے بچا۔ اور بہشت میں جگہ عطا فرما۔ آمین یا الٰہ العالمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

تصدیقات علمائے کرام

۱۔ خاکسار نے یہ رسالہ موسومہ (خدا کی نیک بندیاں) مطالعہ کیا حضرت مؤلف کے چند اور مفید رسالے بھی خاکسار نے دیکھے ہیں۔ یہ رسالہ اور دیگر رسائل بہت مفید اور فرض تبلیغ کو بوجہ احسن پورا کرنے والے ہیں۔ حق تعالیٰ مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور مسلمان عورتوں کو اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے آمین (محمد کفایت اللہ عفا عنہ مولاہ نیو سنٹرل جیل ملتان ۸ر جولائی ۱۹۳۲ء)

۲۔ فقیر نے یہ رسالہ موسومہ (خدا کی نیک بندیاں) مولف کے مؤلف حضرت مولانا احمد علی صاحب سے ملتان جیل میں سُنا۔ رسالہ مختصر اور جامع ہے۔ خدا تعالیٰ مؤلف مدظلہ کو جزائے خیر دے اور مسلمان عورتوں کو اس رسالے پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے
فقیر احمد سعید کان اللہ لہ ۳ ربیع الاوّل ۱۳۵۱ھ مطابق ۸ر جولائی ۱۹۳۲ء نیو سنٹرل جیل ملتان

۳۔ ناچیز نے رسالہ زیر نظر (خدا کی نیک بندیاں) کا بغور مطالعہ کیا اور اس نتیجہ پر پہنچا۔ کہ یہ رسالہ باوجود مختصر ہونے کے ایک عورت کے تمام فرائض دنیوی و اخروی بتانے کے لئے کافی و وافی ہے حضرت مؤلف کے لئے بیساختہ دل سے دُعا نکلتی ہے کہ اللہ پاک دارین میں اجر عظیم عطا فرمائے۔ اللہ پاک عورتوں کو توفیق دے کہ اس رسالہ کو پیش نظر رکھ کر مشعل ہدایت بنائیں آمین
(مولانا) محمد سجاد عفی عنہ بہاری (نائب ناظم جمعیۃ علماء ہند) نیو سنٹرل جیل ملتان ۸ر جولائی ۱۹۳۲ء

نوٹ: آپ نے اس رسالہ کو اوّل سے آخر تک بغور ملاحظہ فرمایا انجمن خدام الدین کی طرف سے اس وقت تک مختلف مضامین کے [illegible] رسائل جات [illegible] ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو چکے ہیں [illegible] آرڈر بھیجکر رجسٹرڈ پیکٹ [illegible]